



سوال

(374) عدالت سے تنسیخ نکاح کی ڈگری لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملتان سے احمد دین سوال کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت اپنے خاوند سے تنگ ہے اور طلاق چاہتی ہے۔ لیکن خاوند طلاق دینے سے انکاری ہے۔ عورت نے عدالت سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر کے دوسری جگہ شادی کر لی ہے۔ کیا یہ نکاح درست ہے؟ اگر درست نہیں تو اس مجلس نکاح میں شرکت کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بیوی اور خاوند میں اگر اس قدر منافرت اور ناچاقی پیدا ہو چکی ہو کہ آئندہ کھٹے رہنے کی صورت میں وہ احکام الہی کی پابندی نہیں کر سکیں گے۔ تو عورت کا خاوند سے چھٹکارا حاصل کرنا خلع کہلاتا ہے۔ کیوں کہ بلاوجہ خلع لینے کے بارے میں احادیث میں بہت سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: "کہ جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بغیر کسی معقول عذر اور مجبوری کے خلع حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" (جامع ترمذی کتاب الطلاق)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بایں الفاظ خلع کے متعلق فرمایا: "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ اس لئے اگر بیوی کچھ مال (شوہر کو) بطور فدیہ دے دے تو ان دونوں کے لئے کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔" (2/البقرہ 239)

یہ آیت احکام خلع کے متعلق ایک بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ خلع یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو تھوڑا بہت مال دے کر طلاق دینے پر راضی کر لے کیوں کہ اس کے ساتھ کسی معقول مجبوری کی وجہ سے آئندہ نباہ نہیں ہو سکتا۔ اگر خاوند طلاق دینے پر راضی نہ ہو تو بزریعہ عدالت طلاق لی جاسکتی ہے۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ خاوند اپنی بیوی کو بلاوجہ تنگ نہ کرے تاکہ ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں کہ بیوی تھوڑا بہت مال دے کر اس سے نجات حاصل کرنے پر مجبور ہو جائے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلع اس صورت میں جائز ہے۔ جب عورت کا عذر معقول ہو بلاوجہ خلع لینے پر سخت ممانعت ہے جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے ایک اور حدیث میں ہے: "کہ خلع مانگنے والی اور اپنے شوہر سے جدائی کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔" (مسند امام احمد 2/414)

صورت مسنولہ میں بیوی نے اپنے شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے عدالتی چارہ جوئی کر کے اپنے حق کو اختیار استعمال کیا ہے اور اس میں حق بجانب معلوم ہوتی ہے۔ عدالت نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے معاشرتی حالات کے پیش نظر اس کے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ دے دیا ہے۔ سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ عورت نے عدالتی فیصلہ کے فوراً بعد نکاح کر لیا ہے۔ یا ایک حیض آنے کے بعد دوسرا نکاح کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے "خلع یاخۃ عورت کی عدت" اس کے تحت وہ حدیث لائے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خلع یاخۃ عورت سے فرمایا تھا کہ وہ ایک حیض آنے تک انتظار کرے۔ (نسائی)



کتاب الطلاق باب عدة المتقلدہ

اگر حدیث کے مطابق عمل کیا ہے تو اس مجلس میں نکاح میں شریک ہونے والے مجرم نہیں ہیں۔ بصورت دیگر وہ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس کی اللہ سے معافی مانگنی چاہیے لیکن ایسا کرنے سے ان کے نکاحوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ واضح رہے کہ اگر عورت نے ایک حیض آنے سے پہلے نکاح کر لیا ہے تو ایسا نکاح شرعاً درست نہیں ہے۔
(واللہ اعلم)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 385